ٹیلیفون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd No L 5254

جلد ۴۹/۱۴ | ۹ احسان ۱۳۳۹ ہش | ۹ جون ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۲۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب — ربوہ

ربوہ ۸ جون بوقت سوا دس بجے قبل دوپہر

" کل دن بھر حضور کو ضعف اور اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی اس وقت گرمی کی وجہ سے گھبراہٹ اور بے چینی ہے۔ عام طبیعت پہلے جیسی ہے" ——— احباب خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

انگلستان، ہالینڈ، جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے احمدی مشنوں میں عیدالاضحی کی مبارک تقریب

تقریب میں نومسلم یورپین باشندوں کے علاوہ متعدد ملکوں کے مسلم احباب اور دیگر سربرآوردہ حضرات کی شرکت

امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ کو مشرق و مغرب کے ممالک میں قائم شدہ احمدیہ مشنوں اور مساجد میں عیدالاضحی کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ عید کی نماز اور تقریب میں ان ممالک کے نومسلم احباب کے علاوہ متعدد ملکوں اور قوموں کے مسلم احباب اور دیگر سربرآوردہ حضرات نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ احمدیہ مشنوں کی طرف سے عیدالاضحی کی تقریب کی اطلاعات تاروں کے ذریعہ موصول ہو رہی ہیں۔ چنانچہ ہالینڈ، انگلستان، جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے احمدیہ مشنوں کی طرف سے جو تاریں موصول ہوئی ہیں ان کا ترجمہ درج ذیل ہے

۱۔ دی ہیگ (ہالینڈ)

امام مسجد ہیگ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:۔

" دی ہیگ ۷ جون۔ ہیگ کی احمدیہ مسجد میں عیدالاضحی کی نماز محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نائب صدر عالمی عدالت نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ میں حج کی مخصوص عبادت اسلامی مساوات اور انسانی وقار پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی اس ضمن میں اسلام کی پُرحکمت تعلیم کو واضح اور اس کے عملی پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرۃ مقدسہ کے متعدد ایمان افروز واقعات بھی بیان فرمائے اس موقع پر ہالینڈ کے مختلف شہروں کے احمدی احباب کے علاوہ بہت سے دوسرے ملکوں کے مسلم احباب نے بھی شرکت کی علاوہ ازیں مشن کی دعوت پر ہالینڈ کے بہت سے سربرآوردہ حضرات بھی جن میں متعدد جج صاحبان، ممبران پارلیمنٹ اور ڈاکٹرز شامل تھے اس تقریب میں شامل ہوئے۔ نماز کے بعد مسجد کے باغیچہ میں وسیع پیمانے پر دعوت کا اہتمام کیا گیا۔"

۲۔ لندن (انگلستان)

احمدیہ مشن لندن کی طرف سے آمدہ اطلاع مظہر ہے:۔

"لندن ۸ جون۔ مسجد فضل لندن میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عیدالاضحی کی تقریب نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ منائی گئی اس تقریب میں آٹھ سو سے بھی زائد افراد نے شرکت کی۔ ممتاز مہمانوں میں متعدد ممالک کے سفراء اور یونیورسٹیوں کے نامور پروفیسر صاحبان بھی شامل تھے۔ نماز عید امام مسجد لندن مکرم مسعود احمد خاں صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ میں عیدالاضحی کی غرض و غایت اور اس کی اہمیت کو واضح کیا۔ اور اس ضمن میں اسلامی تعلیم کی پُرحکمت تفاصیل پر روشنی ڈالی۔ نماز عید کے بعد مسجد کے باغیچہ میں وسیع پیمانے پر دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں جملہ مہمانوں نے شرکت کی۔ بعد ازاں جملہ مہمان اس دعوت میں شریک ہوئے جو اس موقع پر ترتیب دی گئی تھی اس تقریب میں پریس نے خاص دلچسپی لی چنانچہ پریس فوٹوگرافرز نے اخبارات کے لئے تقریب کے متعدد فوٹو لئے۔"

۳۔ ہمبورگ و فرانکفورٹ (مغربی جرمنی)

امام مسجد ہمبورگ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب اطلاع دیتے ہیں:۔

" ہمبورگ ۵ جون۔ ہمبورگ اور فرانکفورٹ کی احمدیہ مساجد میں عیدالاضحی کی تقریب کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ منائی گئی ہر دو مقامات پر نماز عید میں جرمنی کے نومسلم احباب کے علاوہ بہت سے اسلامی ملکوں کے احباب نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دونوں مساجد میں خطبہ عیدالاضحی میں قربانی کی اہمیت کو واضح کیا گیا۔

۴۔ زیورچ (سوئٹزرلینڈ)

احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ کی طرف سے آمدہ تار مظہر ہے:۔

" زیورچ کے احمدیہ مشن میں عیدالاضحی کی تقریب کامیابی سے منائی گئی (باقی صفحہ پر)

منظور قادر بلجیم پہنچ گئے

برسلز ۸ جون مسٹر منظور قادر وزیر خارجہ پاکستان حکومت بلجیم کی دعوت پر کل برسلز پہنچ گئے جہاں وہ تین دن تک قیام کرینگے۔ ہوائی اڈے پر جن لوگوں نے ان کا استقبال کیا ان میں وزیر خارجہ بلجیم کے علاوہ سفارت پاکستان کے ارکان بھی شامل تھے۔ مسٹر منظور قادر شاہ لیوپولڈ سے بھی ملاقات کریں گے۔

پرائس کمیشن نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی

کراچی ۸ جون معلوم ہوا ہے۔ پرائس کمیشن نے اپنے اجلاس مری میں اپنی رپورٹ کو آخری شکل دیدی ہے اور وہ اسے بہت جلد حکومت کو پیش کر دے گا۔

صدر آئزن ہاور کے دورۂ جاپان کے پروگرام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

سینٹ کی امور خارجہ کمیٹی میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ہرٹر کی تقریر

واشنگٹن ۸ جون۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ہرٹر نے کل یہاں سینٹ کی امور خارجہ کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ صدر آئزن ہاور کے دورہ جاپان کے پروگرام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ دریں اثناء مسٹر کیشی وزیراعظم جاپان نے افسران کو ہدایات کی ہے کہ صدر آئزن ہاور کے دورے کے وقت کسی قسم کا ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آنا چاہیئے خواہ اس مقصد کے حصول کیلئے ہمیں سارا پروگرام ہی کیوں نہ بدلنا پڑے۔ ادھر جاپانی طلبہ کے ایک گروہ نے اعلان کیا ہے کہ صدر آئزن ہاور کو اپنا دورہ جاپان منسوخ کر دینا چاہیئے۔ اعلان میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر صدر نے اپنا دورہ منسوخ نہ کیا تو پچاس ہزار طلبہ ہوائی اڈہ پر مظاہرہ کریں گے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ طلبہ ہزاروں ہزار کی تعداد میں رن وے پر بیٹھ جائیں گے۔ جس کی وجہ سے صدر آئزن ہاور کے طیارے کے اترنے کا امکان نہ رہے گا اس وقت جاپانی طلبہ دو گروہوں میں بٹ گئے ہیں۔ ایک گروہ تو صدر آئزن ہاور کے دورۂ جاپان کا مخالف ہے۔ دوسرا گروہ اپنی جدوجہد صرف جاپان اور امریکہ کے باہمی سلامتی کے معاہدے کی مخالفت تک محدود رکھنا چاہتا ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۹ رجون ۱۹۶۰ء

امن پرستی کے دعوے

امریکہ۔ روس۔ برطانیہ۔ فرانس۔ چین بھارت وغیرہ یہ تمام بڑے بڑے ممالک دن رات یہ اعلان کرتے نہیں تھکتے کہ ہم دُنیا میں مکمل امن چاہتے ہیں اگر یہ ممالک اور دیگر تمام ممالک امن چاہتے ہیں تو خدا جانے پھر وہ کونسا ملک ہے یا وہ کونسی قوم ہے جو بدامنی کی حامی ہے کہ ان ممالک کو ہر وقت مختلف پیرائوں میں اپنی خواہش امن کا اظہار کرنا پڑتا ہے۔

دبے بیچارے پسماندہ کہلانے والے چھوٹے چھوٹے ممالک تو ان کی کیا بساط ہے کہ وہ ان بڑے بڑے گرگوں کے مقابلہ میں "ہمچو ما دیگرے نیست" کا نعرہ لگائیں وہ تو اس خوف سے لرز جاتے ہیں کہ کہیں ان بڑے ممالک کی چکی نہ چل پڑے اور وہ آٹے کے ساتھ گھن کی طرح نہ پس جائیں۔ پھر ان بیچاروں کو تو ہر وقت اپنی پسماندگی کا دھونا دھونا ہے۔ وہ کسی کے برخلاف جارحیت کے خیال کو اپنے دل میں پال ہی کس طرح سکتے ہیں۔

بایں ہمہ یہی بڑی بڑی اقوام جو اس زور شور سے امن پرستی کا دعوےٰ کرتی ہیں مہلک سے مہلک تباہ کن اسلحہ سازی میں بھی منہمک ہیں۔ یہاں تک کہ ایک مونہہ سے تو اپنی امن پرستی کا اعلان کرتی ہیں اور دوسرے مونہہ سے اپنے حریفوں کو دھمکیاں بھی دیتی ہیں ایک طرف روس کے وزیر اعظم "بو ٹو" کے معاملہ کو بہانہ بنا کر امریکہ کو ہی دھمکی نہیں دیتے بلکہ فرماتے ہیں کہ امریکہ کے حلیفوں کو بھی تباہ کر دوں گا اور اگر پھر کوئی امریکی طیارہ کسی ملک سے اڑ کر روس کی سرحد میں داخل ہوا تو اس ملک کا بھی نام ونشان مٹا دوں گا۔ دوسری طرف امریکہ جواب دیتا ہے کہ ہم اپنے حلیفوں کی ہر طرح مدد کریں گے اور اگر روس نے ہمارے حلیفوں میں سے کسی کو ذرا بھی نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو ہم سرزمین روس کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیں گے۔ اور اتنی بمباری کریں گے کہ کبھی نہ ہوئی ہوگی۔ وغیرہ وغیرہ

دنیا حیران ہے کہ یہ کیا کھیل ہے جو یہ بڑی بڑی اقوام کھیل رہی ہیں۔ دنیا کی چھوٹی چھوٹی اقوام میں بھی اتنا کھچاؤ اور بے اطمینانی پیدا ہو گئی ہے کہ وہ امن کی سانس لینے کو ترستی ہیں۔ پھر عجیب بات ہے کہ یہ بڑی بڑی اقوام خاص کر امریکہ اور روس اپنی تہذیبی ترقی پہ نازاں ہیں اور قدرتی پیداوار کی بہتات کی بھی دعویدار ہیں۔ ابھی ابھی امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ اس کے پاس اتنی گندم موجود ہو گئی ہے کہ وہ ساری دنیا کو دو سال کے لئے مہیا کر سکتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ جب دنیا کی نعمتیں ان اقوام کو اتنی افراط سے حاصل ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ ایک دوسری کے خلاف مبارزہ طلب ہیں۔ کیوں وہ اپنے اپنے ملک میں خوش نہیں ہیں اور کیوں وہ اپنی خوشحالی کے باوجود ھل من مزید کا نعرہ لگا رہی ہیں اس کی ایک بڑی وجہ وہ انتہائی خود غرضی نفس پرستی اور عیاشی کی روح ہے جو ان اقوام میں راہ پا گئی ہے۔ ان کے دلوں میں اپنے ہم جنسوں کے ساتھ ذرا بھی ہمدردی نہیں رہی۔ اب رواداری۔ ہمدردی وغیرہ یا امن وامان کا ذکر ان کی زبان پہ آتا ہے تو یہ محض ایک نقاب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا جو وہ اپنے جذبات اسفل پہ ڈالنے کی کوشش کرتی ہیں۔ وہ اگر کسی کے ساتھ رفاقت اور اتحاد کا اظہار کرتی ہیں تو محض اسلئے کہ وہ ان کو یا تو اپنا شکار رکھنا چاہتی ہیں اور یا ان کو قربانی کا بکرا بنانا چاہتی ہیں۔

الغرض قرآن کریم کے الفاظ میں یہ تمام اقوام اجتماعی لحاظ سے اسفل سافلین کی سطح پر اتر آئی ہیں۔ ان میں شاذ و نادر ہی انفرادی طور پر کچھ افراد ضرور ایسے ہیں جو ان کی اس حالت بد پہ ماتم زن ہیں اور جو پکار پکار کر ان کو جھنجھوڑنے کی کوشش کرتے ہیں مگر نقار خانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔ ان اقوام کی باگ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھ میں ہے جو بڑے سیاست دان سمجھے جاتے ہیں۔ جو مکر و فریب کا کھیل نہایت چابک دستی سے کھیل سکتے ہیں یا ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جن کو اتفاقاً اس مادی قوت پر دسترس حاصل ہو گئی ہے۔ جس سے وہ قوم کے اندر اپنا رعب قائم رکھ سکتے ہیں اور قوم کو خوش کرنے کے لئے تقریروں کی جنگ نہایت کامیابی کے ساتھ دوسری اقوام کے مقابلہ میں لڑ سکتے ہیں یہ لوگ بڑے ماہرین سمجھے جاتے ہیں اور انہوں نے اپنی اپنی قوم پر یہ اثر ڈال رکھا ہے کہ قوم کی کشتی کو طوفان میں سے صحیح وسلامت نکالنے کی صرف وہی اہلیت رکھتے ہیں۔

تعجب ہے کہ جتنی یہ لوگ دوسروں کے ساتھ بے انصافی کرتے اور دوسروں کے حقوق غصب کرتے ہیں ان کی اپنی قوم ان کی واہ واہ کرتی ہے۔ اقوام کی ذہنیت ایسی بن چکی ہے کہ نیکی اور بدی۔ انصاف و بے انصافی کا ذرا احساس نہیں رہا۔ ہر قوم یہی چاہتی ہے کہ وہ دوسروں کی دولت چھین کر اپنے گھر میں بھر لے۔ تجارت جو ایک شریف پیشہ تھا۔ اس کو قمار بازی بنا دیا گیا ہے اور مادی طاقت کے رعب سے اپنے مفاد کے مطابق تجارتی معاہدہ کرنے میں ہوشیاری دکھانے والا بڑا قوم پرست کہلاتا ہے۔ خواہ وہ عہد و انصاف کا خون کر کے ایسا کرے خواہ ہزاروں جانیں تباہ ہوں اور خواہ ہزاروں افراد ملیا میٹ ہو جائیں۔ ان کو اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دنیا نیک لوگوں سے بالکل خالی ہو چکی ہے۔ نہیں۔ ہر قوم میں انصاف پسند اور دور اندیش لوگ موجود ہیں لیکن جیسا کہ ہم نے کہا ہے ان کی آواز بہت کمزور ہے ان کی آواز شیطان کے شور و غل میں گم ہو گئی ہے۔ تاہم ایسے ممالک میں بہت سی مفاد عام کی تنظیمیں قائم ہیں اور خدمت خلق کے ادارے موجود ہیں وہ اپنی اپنی بساط کے مطابق کام کر رہے ہیں ان کی حالت ایسی ہے جیسے کہ کیچڑ کے سمندر میں چند نہریں چھوڑ دی جائیں۔ خود یہ تنظیمیں بھی مجبور ہیں کہ نیکی کو انہی بٹوں سے تول کر پیش کریں جن کا رواج شیطانی منڈی میں ہو چکا ہے۔ طرح طرح کے بت گھڑ کر اقوام کو نیکی کی طرف بلانے کی کوشش کی جاتی ہے مگر زیادہ سے زیادہ جو کچھ یہ مساعی کامیابی حاصل کرتی ہے وہ یہ ہے کہ کچھ لوگوں کو حقیقت کی طرف رہنمائی کرنے کی بجائے ان کو بتوں کا ہی پرستار بنا کر چھوڑ دیتی ہے اور جو نیکی کی نہریں نیک دل لوگ کیچڑ کے سمندر میں چھوڑتے ہیں وہ کیچڑ کی لہروں میں ہی منتقل ہو جاتی ہیں

ظاہر ہے کہ اس بے پناہ کیچڑ سے آب مصفا نکالنے کے لئے بہت بڑے کارخانہ کی ضرورت ہے جو غیر محدود طاقت کی مشینری استعمال کر کے کیچڑ کو زمین بنا دے اور مصفا پانی سے سمندر کو مملو کر دے۔ ایسی مشینری جو پاک صاف منبع سے ایک عظیم الشان چشمہ نکال کر لائے۔ جس کا پانی کیچڑ کے پانی سے مل کر گندگی پر غالب آ جائے ایسا چشمہ صرف آسمانی چشمہ ہی ہو سکتا ہے۔ جس کا منبع لا محدود ہے

مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی کی تبدیلی

مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی بہ سلسلہ تبادلہ ملازمت مورخہ ۵/۱۰ کو خیبر میل سے عازم لاہور ہوئے ریلوے اسٹیشن پہ احباب جماعت نے آپکو الوداع کہا اور روانگی سے قبل سب احباب نے دُعا کی۔

اس سے قبل آپ کو جماعت احمدیہ کراچی کی جانب سے محترم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت کی کوٹھی پر دعوت طعام دی گئی۔ نیز خدام الاحمدیہ کراچی کی جانب سے آپ کو عصرانہ دیا گیا۔ دونوں دعوتوں میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

شیخ صاحب موصوف نے جس محنت اور خلوص کے ساتھ کام کیا ہے وہ قابل تعریف ہے اور ایک حد تک یہ ان کی بھی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کراچی مالی قربانیوں کے لحاظ سے بفضلہ تعالےٰ ممتاز جماعتوں میں شمار ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ شیخ صاحب موصوف کو جزائے خیر بخشے اور انہیں پہلے سے بڑھ چڑھ کر خدمت دین بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار عبدالحمید
سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی)

درخواست دُعا

اہلیہ صاحبہ محترم حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب کی طبیعت پہلے سے بھی خراب ہوتی جا رہی ہے۔ تین روز سے سانس کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ سانس بمشکل آتا ہے حلق کے اندرونی حصہ میں زخم بتایا جاتا ہے۔ اعصابی بے چینی اور گھبراہٹ اور ضعف کے دورے بھی پڑتے ہیں۔ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے انکی صحت کے لئے درد دل سے دعا کی درخواست ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۵ رجون ۱۹۴۲ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں۔ جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:-
ہماری جماعت کے مبلغین اور علماء کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیئے کہ ایک چیز عارضی ہوتی ہے اور ایک چیز مستقل جہاں تک الزامی جواب کا سوال ہے یہ ایک عارضی چیز ہے۔ جو

زمانہ کی ضرورت

کے لحاظ سے اختیار کی جاتی ہے۔ اگر لوگ شرافت اختیار کریں۔ تو پھر الزامی جواب دینے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اصل چیز یہ ہے کہ صداقت لوگوں کے سامنے پیش کی جائے۔ اور اس صداقت کو تسلیم کرنے کے فوائد اور خوبیاں لوگوں پر ظاہر کی جائیں۔ اور انہیں بتایا جائے۔ کہ تقوے اور پاکیزگی کے قیام کے لئے فلاں صداقت کا قبول کرنا ضروری ہے۔ لیکن

بعض دفعہ

انسان مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ دوسروں کو گمراہی سے بچانے کے لئے الزامی جواب کا طریق اختیار کرے۔ ورنہ اگر مخالفین صداقت سچائی پر سچائی کے طور پر غور کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور ان کی غرض یہ ہو کہ وہ صداقت کے مسلمہ اصول کے مطابق کسی سچائی پر غور کریں گے۔ اور اگر وہ بات ان کی سمجھ میں آ جائے گی۔ تو اسے مان لیں گے۔ اور اگر سمجھ میں نہیں آئے گی تو نہیں مانیں گے۔ تو

اللہ تعالیٰ کے انبیاء

اور ان کے متبعین کبھی بھی الزامی جواب کی طرف نہ آئیں۔ آخر یہ بھی کیا جواب ہے کہ اگر میرا ناک کٹا ہوا ہے۔ تو تمہارا ناک بھی تو سلامت نہیں۔ کسی کے نکٹے ہونے کی وجہ سے اس کا اپنا ناک کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ یا اس پر بدصورتی کا جو الزام عائد ہوتا تھا۔ وہ کس طرح دور ہو سکتا ہے۔ لیکن بعض زمانوں میں لوگ ایسے گندے ہو جاتے ہیں کہ بغیر الزامی جواب دیئے کے وہ

حقیقت پر غور

کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کی ہدایت کے لئے اور ان کے بگڑے ہوئے دماغوں کو درست کرنے کے لئے کبھی کبھی الزامی جواب کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ انہیں اپنے گھر کی فکر پڑ جائے۔ اور وہ شرارت اور کج بحثی اختیار کر کے سچائی کو مشتبہ کرنے کی کوشش ترک کر دیں۔ پس جب بھی کسی مخالف کو جواب دیا جائے۔ کوشش کی جائے کہ الزامی جواب کی بجائے

صحیح اور حقیقی جواب

اس کے سامنے پیش کیا جائے اور آریوں وغیرہ کے سامنے جب اسلام کے فضائل واضح کئے جائیں۔ تو انہیں بتایا جائے کہ اسلام کے متعلق ہمارا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ وہ تمام صداقتوں کا جامع ہے تمہیں ان صداقتوں پر غور کرنا چاہیئے۔ اگر یہ اچھی باتیں ہیں۔ تو تمہیں مان لینی چاہئیں۔ اور یا پھر یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ تمہارے پاس بھی ایسی ہی سچائیاں موجود ہیں۔ اس صورت میں بے شک تم کہہ سکتے ہو۔ کہ جب یہ

تمام سچائیاں

ہمارے پاس موجود ہیں۔ تو ہم اپنے مذہب کو چھوڑ کر تمہارا مذہب کیوں قبول کریں۔ لیکن اسلام کے متعلق ہمارا صرف یہی دعویٰ نہیں۔ کہ اس میں وہ سب سچائیاں پائی جاتی ہیں۔ جو متفرق طور پر اور مذاہب والے اپنے اندر رکھتے ہیں۔ بلکہ ہمارا یہ بھی دعوےٰ ہے۔ کہ اسلام کے اندر ایسی سچائیاں بھی ہیں۔ جو کسی اور مذہب میں نہیں ہیں۔ لوگ عام طور پر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ بعد میں آنے والا ہمیشہ پہلے لوگوں کی اچھی باتوں کی نقل کر لیا کرتا ہے۔ اس میں اس کی خوبی کی کونسی بات ہوتی ہے۔ اور اس طرح وہ سچائی کو مشتبہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ معترضین کا یہ وسوسہ بھی محض غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنے طور پر دوسروں کی سچائیاں نقل کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ وہ تمام سچائیاں نہیں لیتے صرف وہی سچائیاں اخذ کرتے ہیں۔ جو ان کے نزدیک مفید ہوتی ہیں

مثل مشہور ہے

کہ الحق مرٌ یعنی سچی بات کڑوی ہوتی ہے۔ اور لوگ اس کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اس مثل کے مطابق وہ لوگ بھی ان سچائیوں کو تو لے لیتے ہیں۔ جن میں ان کا فائدہ ہوتا ہے۔ مگر ان سچائیوں کی طرف وہ نہیں جاتے۔ جن سچائیوں کو ماننے کے لئے انہیں کسی قسم کی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ بے شک ایسے لوگ بعض دفعہ اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے پاس سب سچائیاں موجود ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جائے گا تو ان کی یہ بات بالکل غلط معلوم ہوگی۔ اس لئے کہ جب انسان خود سچائیوں کو نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو کے مطابق وہ تعلیمیں تو لے لے۔ جو اس کے نقطۂ نگاہ کے مطابق اس کے لئے یا اس کے بیوی بچوں اور رشتہ داروں کے لئے یا قوم کے لئے مفید ہوں۔ مگر جو تعلیمیں اسے بظاہر مضر نظر آتی ہوں۔ ان کو وہ کبھی نقل نہیں کریگا لیکن قرآن کریم کا

یہ دعوےٰ ہے

کہ اس میں تمام سچائیاں موجود ہیں۔ خواہ وہ کسی کو اچھی معلوم ہوں یا بری۔ کوئی صداقت نہیں جو اس کلام میں موجود نہ ہو۔ اسی لئے قرآن کریم ساری دنیا کو یہ چیلنج کرتا ہے۔ کہ اگر تم میں ہمت ہے تو قرآن جیسی کتاب بنا کر دکھا دو۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ تم میری نقل نہ کرو۔ کیونکہ وہ تو جانتا ہے کہ کوئی شخص قرآن کی نقل کر ہی نہیں سکتا۔ اور اگر کرے گا تو

(لاہور)

اسلام کا شکار

ہو جائے گا۔ کیونکہ سچائیوں کو نقل کرنیوالا اگر متقی ہوگا۔ تو جب بھی وہ کسی سچائی کو نقل کرے گا۔ تو اسے دکھائی دیگا کہ یہ سچائی تو قرآن میں پہلے سے موجود ہے۔ اس پر وہ اسلام اور قرآن کو مانے بغیر نہیں رہ سکے گا۔ اور اگر وہ بعض سچائیوں کو نقل کرے گا۔ اور بعض کو ترک کر دے گا۔ تو پھر بھی وہ پکڑا جائے گا۔ کیونکہ اس کے پاس سچائیوں کا ایک ناقص مجموعہ ہوگا۔

کامل کتاب

پھر بھی قرآن ہی ثابت ہوگی۔ بعض لوگ کہا کرتے ہیں۔ کہ قرآن کا کیا ہے۔ قرآن نے تو ساری کتابوں میں سے اچھی اچھی باتیں نقل کر لی ہیں۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ اگر دوسری کتابوں میں سے سچائیوں کا نقل کرنا ایسا ہی

آسان کام

ہے۔ تو تم بھی نقل کر کے دکھا دو۔ بجہ قرآن سامنے رکھ لو۔ اور پھر اس جیسی کتاب تیار کر کے دکھا دو۔ اس صورت میں بھی قرآن کی ہی فتح ہے۔ کیونکہ اگر وہ ایسی تعلیمیں نقل کرے گا۔ جو قرآن میں پہلے سے موجود ہوں گی۔ تو پھر بھی قرآن جیتا۔ اور اگر وہ

بعض تعلیموں کو

چھوڑ دے گا۔ تو پھر بھی قرآن جیتا۔ کیونکہ ان تعلیموں کے بغیر صداقت ادھوری رہتی ہے۔ کامل نہیں ہوتی۔

غرض کوئی پہلو لے تو قرآن کی فتح ہی فتح ہے۔ اگر وہ سارے

قرآن کی نقل

کرے گا۔ تو اس کے لئے مسلمان ہونے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہیگا۔ اور اگر وہ صرف آدھے قرآن کی نقل کرے گا۔ آدھے کو غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دے گا۔ تو پھر بھی وہ پکڑا جائے گا۔ کیونکہ وہ حصہ غیر ضروری نہیں ہوگا۔

انسانی زندگی

کے مختلف شعبوں کے ساتھ نہایت گہرا تعلق رکھنے والا ہوگا۔ گویا مخالف کے لئے ہر پہلو سے موت ہی موت ہے اگر وہ پوری نقل کرے گا۔ تب بھی اسکے لئے موت ہے اور اگر وہ ادھوری نقل کریگا تب بھی اس کے لئے موت ہے۔ پس قرآن کریم کا یہ

نہایت زبردست دعویٰ

ہے جو اس نے دنیا کے سامنے پیش کیا کہ اگر تم میں ہمت ہے تو اٹھو اور قرآن جیسی کتاب بنا کر دکھا دو اس چیلنج کے جواب میں اگر قرآن کی کوئی شخص لفظ بلفظ نقل کرے گا۔ تب بھی مارا جائے گا۔ اور اگر کسی حصہ کو چھوڑ دے گا تب بھی مارا جائے گا گویا کامل نقال بھی مارا گیا۔ اور آدھا نقال بھی مارا گیا۔ کامل نقال اسلئے مارا گیا کہ اس نے اقرار کر لیا کہ قرآن کامل کتاب ہے اور آدھا نقال اس لئے مارا گیا کہ اسے بعض سچائیوں کو چھوڑنا پڑے گا۔ اور اس طرح وہ جو کچھ پیش کرے گا۔ قرآن سے اعلیٰ نہیں ہوگا۔

لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ نقل کرنا آسان کام ہوتا ہے حالانکہ اول تو نقل کرنا بھی

آسان کام نہیں ہوتا

لیکن اگر کوئی نقل کرے تب بھی دو پہلو ضرور ہوں گے اُس کی نقل یا تو پوری ہوگی یا ادھوری ہوگی۔ اگر پوری ہوگی تب بھی اسکے لئے موت ہے اور اگر ادھوری ہوگی۔ تب بھی اسکے لئے موت ہے۔ اگر نقل پوری ہوگی تو ہم کہیں گے تم قرآن پر کیا اعتراض کرتے ہو تم تو خود قرآن کے نقال ہو اور اگر ادھوری ہوئی تو ہم کہیں گے کامل سچائیاں ہمارے پاس ہی ہیں۔ تمہارے پاس بے شک سچائیاں ہیں گو نامکمل اور ادھوری شکل میں۔ اسلئے ان سچائیوں کے باوجود تم قرآن کا

اسلام کا مقابلہ

نہیں کر سکتے۔ بہرحال قرآن کے متعلق ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ مذہب سے تعلق رکھنے والی کوئی صداقت ایسی نہیں جو قرآن کریم میں نہ پائی جاتی ہو۔ اگر کوئی شخص دعویٰ کرے کہ کوئی صداقت ایسی بھی ہے جو قرآن میں موجود نہیں تو اس کا یہ دعویٰ دو صورتوں سے خالی نہیں ہوگا یا تو جس چیز کو وہ صداقت قرار دے رہا ہوگا وہ صداقت نہیں ہوگی۔ اور یا پھر قرآن میں وہ صداقت موجود تو ہوگی مگر اس کی نگاہ وہاں تک نہیں پہنچی ہوگی۔ کوئی بھی صورت ہو اسلام کی فضیلت اور

قرآن کریم کی برتری

ثابت ہے بلکہ قرآن کریم کی نقل کرنے کی صورت میں بھی قرآن کریم کی ہی فضیلت ثابت ہوگی کیونکہ اگر کسی نے ادھوری صداقتیں جمع کیں تو ان ادھوری صداقتوں پر بھی قرآن کریم کی فضیلت ثابت ہوگی اور اگر کسی نے وہ ساری صداقتیں جمع کر لیں جو قرآن کریم میں پائی جاتی ہیں تو اس صورت میں اس کا اپنا یہ اقرار ہوگا کہ قرآن کریم

تمام صداقتوں کا جامع ہے

گویا کوئی صورت بھی ایسی نہیں جس میں قرآن کریم کی شان اور اس کی عظمت پر کوئی حرف آسکتا ہو۔

میں جب پہلی دفعہ لنڈن گیا تو مجھے وہاں بہائی عورتوں کا ایک وفد ملنے کے لئے آیا۔ میں نے اُن کے سامنے یہی بات پیش کی کہ تم قرآن کریم کی کوئی ایک بات ہی ایسی بتا دو جو غلط ہو تاکہ یہ سمجھا جا سکے کہ اس کلام کی بجائے دنیا کو کسی اور کلام کی ضرورت ہے یا کوئی ایک ہی سچائی ایسی پیش کردو جو قرآن کریم میں نہ پائی جاتی ہو۔ تب بے شک یہ سمجھا جائیگا کہ قرآن کے سوا بھی ہمیں کسی کتاب کو ماننے کی ضرورت ہے۔ مگر میرے اس مطالبہ کا وہ کوئی جواب نہ دے سکیں اور قرآن کریم کی کسی بات کو بھی وہ غلط قرار نہ دے سکیں

اسی طرح میں نے ایک دفعہ رویا میں دیکھا کہ مولوی عبداللہ بائی قادیان میں آیا ہے اور وہ مجھ سے کہتا ہے آپ بہاء اللہ کو کیوں نہیں مانتے۔ میں اسے کہتا ہوں۔ میں بہاء اللہ کو اس لئے نہیں مانتا کہ قرآن کریم کے متعلق تم بھی سمجھتے ہو کہ وہ سچی کتاب ہے اور میں بھی اس بات پر ایمان رکھتا ہوں کہ قرآن کریم کی سچائی میں کوئی شبہ نہیں اور جب ہم دونوں قرآن کریم کی سچائی پر یقین رکھتے ہیں تو کسی اور مدعی کی طرف جو قرآن کریم سے ہمیں دور لے جانا چاہیئے اسی صورت میں ہم توجہ کر سکتے ہیں جب قرآن کریم کی غلطیاں کوئی شخص ہم پر ثابت کر دے اور بتائے کہ اس کی فلاں فلاں بات قابل عمل نہیں یا فلاں فلاں سچائیاں ایسی ہیں جو قرآن کریم میں موجود نہیں ہیں مگر جب کہ قرآن کریم میں کوئی بات ایسی نہیں جو غلط ہو اور کوئی سچائی ایسی نہیں جو قرآن کریم میں موجود نہ ہو تو اس کے بعد یہ سوال ہی کس طرح پیدا ہو سکتا ہے کہ ہم قرآن کریم کو چھوڑ دیں اور اس کی بجائے کسی اور کتاب کو ماننے لگ جائیں۔ یہ جواب میں نے اسے رویا میں دیا۔ اس کے بعد یکدم میری طبیعت میں جوش پیدا ہو جاتا ہے اور میں اسے کہتا ہوں مجھے تو خدا نے بتایا ہے کہ قرآن کریم کی ہر زبر اور ہر زیر اپنے اندر معنے رکھتی ہے اور نہ صرف اس کی آیات میں بلکہ اس کی زیروں اور اس کی زبروں تک میں ایسی حکمتیں پوشیدہ ہیں کہ کوئی زیر اور کوئی زیر ایسی نہیں جو قابل منسوخ ہو اور چونکہ خدا نے مجھے قرآن کریم کی ہر زیر اور ہر زبر تک سمجھا دی ہے۔ تو میں قرآن کریم کو کس طرح چھوڑ سکتا ہوں اور پھر تم بھی تو تسلیم کرتے ہو کہ

قرآن کریم

سچی کتاب ہے۔ اس میں جھوٹ کی ملاوٹ نہیں ہے۔

قربانیوں کی رقوم کی تیسری فہرست

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

ذیل میں قربانیوں کی تیسری فہرست درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان جملہ قربانیوں کو قبول فرمائے اور قربانی کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو اپنے فضل و کرم اور برکات سے نوازے۔ (مرزا بشیر احمد۔ ربوہ ۶/۶۰/۴)

نمبر	نام	رقم
۳۶	ڈاکٹر ایس اے صوفی صاحب سرگودھا	۳۵
۳۷	عبدالکریم خاں صاحب بی اے۔ لاہور	۳۰
۳۸	محترمہ احمدی بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب لاہور	۷۰ (دو قربانی)
۳۹	اقبال محمد خانصاحب اسلام آباد گوجرانوالہ	۳۰
۴۰	شیخ عبدالقادر صاحب لائل پوری۔ لاہور	۳۰
۴۱	چوہدری حاکم علی صاحب سکرٹری مال اوکاڑہ	۳۰
۴۲	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لاہور	۳۰
۴۳	چوہدری عبدالکریم خانصاحب لائلپور	۴۰
۴۴	صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب لاہور	۴۰
۴۵	خواجہ محمد احمد صاحب کمشن ایجنٹ گوجرانوالہ	۴۰
۴۶	بیگم صاحبہ ڈاکٹر کرنل عطاء الرحمٰن صاحب لاہور	۴۰
۴۷	احمد دین صاحب راجپوت سمبڑیال ضلع سیالکوٹ	۳۰
۴۸	اللہ دتہ صاحب بازار نیچہ بنداں سیالکوٹ شہر	۳۵
۴۹	شیخ عبدالعزیز صاحب لائلپور بجانب اہلیہ مرحومہ سلمہ خاتون	۳۵
۵۰	سید ناصر صاحب ابن سید ارتضیٰ علی صاحب مال روڈ لاہور	۳۵
۵۱	عبدالواحد صاحب مزنگ روڈ لاہور	۳۵
۵۲	بیگم صاحبہ میاں محمد محسن صاحب ٹیپور منجانب میاں محمد محسن صاحب	۱۰۰
۵۳	مولوی عبدالمنان صاحب چیمبر ضلع حیدرآباد	۳۵
۵۴	بیگم صاحبہ سید محمد احمد صاحب ونگ کمانڈر سرگودھا	۳۵
۵۵	شیخ عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ۔ لاہور	۳۵

نوٹ اول:۔ گذشتہ اعلان میں حفیظ الرحمان صاحب کا نام قربانی کی ذیل میں غلط چھپ گیا تھا۔ انکی رقم دراصل صدقہ کے لئے تھی ۔۔ نوٹ ثانی:۔ حاجی تاج محمود صاحب چنیوٹ۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب بھی اوکاڑہ۔ [illegible]

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم —— اور —— عبادات

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

(از مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی)

(قسط نمبر ۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ مَاکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِھِنَّ وَطُوْلِھِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِھِنَّ وَطُوْلِھِنَّ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثَلَاثًا قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ یَا عَائِشَۃُ اِنَّ عَیْنَیَّ تَنَامَانِ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ

(بخاری باب التہجد)

پس وہ دل جو تریسٹھ سال زندہ رہا اور دل ہماری اور آپ سب کی طرح تڑپتا بھی رہا۔ لیکن اس پر غفلت کا ایک لمحہ بھی کبھی نہ آیا۔ صرف آنکھیں سوتی تھیں دل ہمیشہ بیدار رہتا اور ایک ہی یاد تھی جس کے لئے دھڑکتا رہتا۔ ہمارے دلوں کی دھڑکن اور اس عظیم الشان دل کی دھڑکن کا اندازہ کریں تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ خاک ہے اور صرف حضور ہی کا دل عالم پاک۔ حضور آٹھ وقت نماز پڑھتے اور ان نمازوں میں بڑی کثرت فرائض اور سنتوں کے علاوہ نوافل کی ہوتی تھی۔

نوافل کے متعلق حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ قَالَ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَمَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ کُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَتَہٗ وَلَا بُدَّ لَہٗ مِنْہُ

(رواہ البخاری بحوالہ مشکوٰۃ باب ذکر اللہ عزوجل)

یہ نوافل جو انسان کو خدا کا نمائندہ بنا دیتے ہیں۔ اگر عام مومن کے لئے بھی یہ اس درجہ تقرب بخش ہیں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا کیا مقام ہوگا ظاہر ہے کہ اس کا اندازہ کرنا محال ہے۔ دراصل خدا تعالےٰ کی طرف صعود کی ہر منزل چڑھنے کے لئے نماز اور دعا ہی کی تپش درکار ہے اس تپش کو اللہ تعالےٰ نے اس درجہ قبول فرمایا کہ فرمایا اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ۔ کوثر کے حصول کے دو ذرائع اس سورۃ میں بیان فرمائے کہ خدا کے فیض کے حصول کے لئے پہلا قدم فَصَلِّ لِرَبِّکَ کا ہے اس درجہ تڑپ اور اضطراب کہ آسمان کے تمام دروازے کھل جائیں اور پھر خدا کی طرف سے ہر حاصل کی ہوئی چیز خدا کی مخلوق پر اس طرح قربان کر دینا کہ ہر آن اپنے پاس کچھ باقی نہ رہے۔ نحر اونٹ کی قربانی کو کہتے ہیں۔ عربوں میں یہ سب سے بڑی قربانی تھی اس جذب فضل الٰہی اور قربانی کی مثال ایک دریا کے بہتے ہوئے پانی سے دی جا سکتی ہے کہ انسان دریا کے کنارے پر کھڑا ہو جائے تو دیکھے گا کہ جہاں وہ کھڑا ہے پیچھے سے اس نکتہ پر دریا پانی وصول کر رہا ہے۔ اور ہر آن سارے کا سارا آگے بھیج رہا ہے۔ لیکن اس قربانی کی وجہ سے اس کا اپنا ظرف کبھی پانی سے خالی نہیں ہوتا۔ یہی حال دعا اور نماز کے ذریعہ خدا سے فیض حاصل کرتے اور اس فیض کو خدا کی مخلوق پر خرچ کر دینے کا ہے کہ اس طریق سے فیض کے حاصل کنندہ کا ظرف کبھی ایک منٹ کے لئے بھی خالی نہیں ہوتا حالانکہ وہ جو حاصل کر رہا ہے سارے کا سارا آگے دے رہا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بحرِ ذخار کی طرح خدا کے فیوض کو نماز اور دعاؤں سے حاصل کیا اور ہر آن ان فیوض کو خدا کی مخلوق پر صرف کیا۔ اور اسی سے حضور کو کوثر ملا۔ جو ابدالآباد تک کبھی ختم نہ ہوگا۔

ذکر الٰہی

یہ امر ہر شخص جانتا ہے کہ حضور اٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے ہر آن اپنے پیارے کو یاد کرتے رہتے تھے۔ سوتے تو فرماتے بِاسْمِکَ اللّٰھُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی۔ صبح سو کر اٹھتے تو دعا فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔ باہر نکلتے تو دعا فرماتے بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَذِلَّ اَوْ اُذَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ۔ کسی مکان کے اندر داخل ہوتے تو دعا فرماتے اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا مسجد میں داخل ہوتے تو دعا فرماتے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ کھانا کھاتے تو دعا فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَسَقَانِیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ جائے ضرورت تشریف لے جاتے تو فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کپڑا پہنتے تو فرماتے:۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا بستر استراحت پر جاتے تو فرماتے۔ اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ میاں بیوی کے مخصوص تعلقات کے وقت جب انسان دنیا کی ہر چیز کو بھول چکا ہوتا ہے صدر بزم عاشقان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنِیْ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مِمَّا رَزَقْتَنَا کا پڑھنا سکھایا ہے۔ خدا کی محبت اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دعا فرماتے۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ اَحَبَّکَ وَحُبَّ مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ وَاجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ وہ کون انسان ہے جس پر غم کی گھڑیاں نہ آتی ہوں اور مشکلات کے حل کے لئے اپنے مشکل کشا کی طرف رجوع کرنے کا خیال نہ پیدا ہوتا ہو ہمارے آقا و مولیٰ نے ایسی حالت میں جو دعا فرمائی وہ نہایت درجہ دلکش ہے فرمایا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اسی طرح بیقراری اور گھبراہٹ کے وقت کے لئے یہ دعا بھی سکھائی۔ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اسی طرح یہ بھی دعا سکھائی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا کے اس آخری حصہ کو فارسی زبان میں اپنی کیفیت قلب کو اس طرح بیان فرمایا ہے ؎

اے خداوند من گناہم بخش
سوئے درگاہِ خویش راہم بخش
روشنی بخش در دِل و جانم
پاک کن از گناہِ پنہانم
دلستانی و دلربائی کن
بہ نگاہِ گرہ کشائی کن
در دو عالم مرا عزیز توئی
وآنچہ می خواہم از تو نیز توئی

وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ کا ترجمہ فرمایا وآنچہ می خواہم از تو نیز توئی۔

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا نہایت ہی پیاری اور سوز اور درد سے بھری ہوئی ہے۔ اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بِہٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مُصِیْبَاتِ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا۔

لیلۃ القدر اور بعض اور احادیث میں پندرھویں شعبان کو حضور نے قریباً ساری رات یہ دعا فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ اس دعا کو لیلۃ القدر کی شب کو پڑھنے کی تاکید فرمائی۔

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ آئینہ دل پر لوگوں کے پاس بیٹھنے سے گرد پڑ جاتی ہے اسے استغفار کے پانی سے دھوتے رہنا چاہئیے۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ تو حضور کا شب و روز کا ذکر تھا۔ ایک اور استغفار پڑھنے کی بھی تاکید فرمائی جسے سید الاستغفار کہا جاتا ہے جو یہ ہے

اللھم انت ربی لا الہ الا انت انا عبدک و انا علی عھدک و وعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی و ابوء بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔

اسی طرح حضور بارشاد خداوندی قرآن کریم بھی کثرت سے پڑھتے اور صحابہؓ کو بھی پڑھنے کی تاکید فرماتے۔ مزید سارے دن کے ذکر میں بسم اللہ کا ذکر یعنی ہر کام کے شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ کا پڑھنا۔ اس کے خاتمہ پر الحمد للہ کا پڑھنا۔ اسی طرح ہر تعجب انگیز اور بڑے کام پر سبحان اللہ کہنا۔ ہر مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا مکروہ بات پر لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ اور گناہوں کی تحریک پر استغفر اللہ کہنا اور ہر اہم کام کے شروع کرنے پر جن میں شیطانی روکوں کا امکان ہو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہنا۔ بیماری کے وقت اللھم اشف انت الشافی کہنا۔ غسل کرنے پر دعا فرماتے غرض حضور پر کوئی ایسا وقت نہ گذرتا کہ حضور اس میں دعا نہ فرماتے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ فی کل حین۔ قرآن کریم کے ارشاد کے مطابق بکرۃ و اصیل کے وقت۔ قبل طلوع الشمس اور قبل غروب اناء اللیل و اطراف النھار میں خصوصیت سے ذکر فرماتے۔ اس کے علاوہ چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے تسبیح و تحمید فرماتے۔ ذکر اور نمازوں کی مذکورہ جملہ تفصیل کے علاوہ

. . . .

. . . . حضور قرآن کریم کی آیت الذین یتفکرون فی خلق السموات والارض کے مطابق فکری عبادت بھی فرماتے۔ جس کی کئی اقسام ہیں۔ مثلاً (۱) تفکر (۲) شکر (۳) تذکر (۴) شعور (۵) علم (۶) تفقہ (۷) تعقل (۸) ابصار اور (۹) رویت و (۱۰) نظر وغیرہ۔ یہ سب اسلامی عبادت کے حصے ہیں جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں الگ الگ موقعوں پر بیان کیا ہے۔ اسلام کے سوا اور کسی مذہب میں اس عبادت کا ایک حصہ بھی بیان نہیں ہوا۔ تفصیل کے لئے دیکھیں تفسیر کبیر جلد ششم جزو چہارم حصہ سوم ص ۱۵۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادات کی خصوصیتیں

حضور کی عبادات اور ذکر الٰہی کے متعلق یہ امر بھی قابل غور ہے کہ باوجود اتنی عبادت اور ذکر الٰہی کے جس کی تفصیل اوپر بیان کی گئی ہے اور آگے بیان کی جائے گی۔ آپ میں کبر و غرور پاس تک بھی نہ آتا تھا۔ یہ اس لئے کہ آپ کی ساری عبادتیں محبت و عشق الٰہی کی وجہ سے تھیں اور محبت و عشق میں کبر و غرور کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سددوا و قاربوا و ابشروا فانہ لا یدخل الجنۃ احدا عملہ قالوا ولا انت یا رسول اللہ قال ولا انا الا ان یتغمدنی اللہ بمغفرۃ و رحمۃ (بخاری کتاب الرقاق)

یعنی آپ فرماتے ہیں کہ جنت میں کسی کو اس کے اعمال داخل نہیں کرائیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیا آپ کے اعمال میں؟ آپ نے فرمایا اور نہ ہی میں اپنے اعمال کے زور سے جنت میں جاؤں گا (کیونکہ جنت غیر محدود اور دائمی ہے اور ہمارے اعمال بہرحال محدود ہیں) ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت مجھے ڈھانپ لے تو یہ اس کا فضل ہے۔ انسانی اعمال خدا کے فضل کو جذب کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں اور جنت میں جانا خدا کے فضل سے ہو گا

احباب غور فرمائیں کہ حضور کی نمازوں اور سارے ذکر و فکر میں ایک چیز نمایاں تر اور ہر جہت سے نظر آتی ہے اور وہ خدا سے محبت کی بناء پر تعلق ہے۔ یہ درجہ کی ایک کیفیت ہے جو قلب میں خود خدا تعالیٰ کی ذات سے کسی چھوٹے مقصد کے لئے پیدا نہیں ہوتی۔ صرف اور صرف ایک ہی چیز اپنے مولیٰ سے طلب کی گئی ہے اور وہ اس کی محبت ہے۔ یہ محبت قلب میں محبوب کی ناراضگی کا خوف اور اس کی خوشنودی کی امید ہر وقت پیدا کرتی رہتی ہے یہ رشتہ محبت عجیب عجیب قسم کے خوف دل میں پیدا کر دیتی ہے۔ لیکن وہ خوف اتنے پیار سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں کہ اس پیار کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ محبوبان الٰہی نہ جنت کی خواہش کرتے ہیں نہ دوزخ سے ڈرتے ہیں۔ ان کے لئے جنت یہی ہے کہ یار آشنا ملے اور دوزخ جدائی کا نام ہے۔ صلوٰۃ کے لفظ کے معنی آگ میں ڈالنے اور بعض اوقات گیلی لکڑی کو آگ میں ڈال کر سیدھا کرنے کے ہیں۔ جب تک دل میں وہ آگ اس شدت سے نہیں جلتی کہ وہ نفس کی ساری کجیاں جلا ڈالے اور اسے سیدھا کر دے اس وقت تک صلوٰۃ صلوٰۃ نہیں اس وقت تک وہ فحشاء اور منکر اور بغی سے بچا نہیں سکتی۔ اور جب وہ صلوٰۃ واقعہ میں محبت کی آگ کی دیگ بھی بن جاتی ہے۔ تو وہ انسانی قلب کو آسمانوں پر لے اڑتی ہے۔ دل میں ایک اضطراب پیدا کرتی ہے اور جس نسبت سے وہ اضطراب پیدا کرتی ہے اور جس نسبت سے وہ اضطراب پیدا ہو اسی نسبت سے انسان کمال کو پہنچتا ہے ؎

بود در اضطراب از اہل عالم ہر کہ کامل شد
تپیدن درمیان جملہ اعضا قسمت دل شد

یعنی اہل عالم میں سے جو کمال کو پہنچتا ہے وہ اضطراب میں رہتا ہے۔ انسانی جسم کے تمام اعضاء میں سے تڑپنا دل کے لئے رکھا گیا ہے۔ غرض رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اور حضور کا ذکر وہ براق تھی جو حضور کو دنیٰ فتدلیٰ کے مقام پر لے اڑی۔ اس براق پر عشق کے پر لگے تھے یہ وہ مقام تھا جہاں جبرئیل کے بھی پر جلتے تھے حضورؐ کی عبادات میں احباب یہ بات بھی دیکھیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم اپنی عبادت کے لئے راتوں کی تنہائیاں ڈھونڈتے ہیں اور بے قراری اور زاری کو اس کمال تک پہنچاتے ہیں۔ کہ اس کمال کی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور کی نماز کی کیفیت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ لا تسئل عن حسنھن و طولھن۔ نماز حسین نہ بن سکتی تھی جب تک اس کا قیام و دوام اور اس کا خشوع و خضوع حسن کا ایک بے نظیر پیکر نہ بن جائے۔ حضورؐ نے ان کیفیات کو پیدا کرنے کے لئے کوئی خارجی اور مصنوعی محرک استعمال نہیں فرمائی اور نہ مومنین کو اس کے استعمال کی اجازت بخشی۔ ہنود اور عیسائیوں کی عبادات میں نغمہ و سرود و موسیقی کو استعمال کیا گیا ہے۔ اور جب یہ کیفیت اس سے بھی پیدا نہ ہو تو نشہ آور اشیاء استعمال کی جاتی رہی ہیں۔ سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کی کیفیت صرف دل کے ساز اور روح کے نغمہ کو چھیڑ کر پیدا کی ہے۔ اسی لئے اس نماز میں وہ طاقت و قوت تھی کہ خدا کے قرب کا اعلیٰ ترین مقام حاصل کر سکی۔

اسلامی عبادات کی امتیازی خصوصیات

اسی طرح یہ بات بھی مدنظر رکھنے کے قابل ہے اسلامی عبادات کے مقابلے میں دیگر مذاہب میں عبادات۔ ریاضت اور تکالیف شاقہ کی مظہر ہوتی تھیں۔ لیکن ہمارے آقا و مولیٰ نے اس کی بنیادی طور پر اس طرح اصلاح فرمائی کہ دین کا یہ اصول پیش کیا کہ الدین یسر اور لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا۔ اسی لئے حضور نے تاکید فرمائی کہ مومن کو عبادت اور اذکار صرف اس وقت تک کرنی چاہئیں جب تک بشاشت قلب قائم رہے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں تشریف لے گئے تو چھت سے ایک رسی لٹکی ہوئی دیکھی۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ تو بتایا گیا کہ حضرت زینب نماز پڑھتی ہوئی جب تھک جاتی ہیں تو اپنی چوٹی رسی سے باندھ لیتی ہیں تا جھٹکا لگنے سے جاگ پڑیں اور پھر عبادت شروع کریں۔ حضورؐ نے اسے پسند نہ فرمایا اور فرمایا خذوا من الاعمال ما تطیقون فان اللہ لا یمل حتی تملوا۔ اسی طرح ارشاد فرمایا لیصل احدکم نشاطہ واذا فتر فلیقعد (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ باب القصد فی العمل ص۱۱۰) یعنی نماز دل کی خوشی سے پڑھو اور جب تھک جاؤ تو چھوڑ دو۔

اسی طرح اسلام نے عبادت کے لئے نہ تو یہ سکھایا کہ پانیوں میں کھڑے رہو یا دونوں بازو کھڑے کر کے سکھا دو۔ یا اس طرح کھانا پینا ترک کرو کہ ضعف سے جان پر آ بنے بلکہ اس نے بتایا کہ رہتے ہوئے دنیا کی تمام نعماء سے متمتع ہوتے ہوئے نفس کی باگوں پر اس طرح مضبوط ہاتھ رکھو کہ وہ خدا کے محارم کی چراگاہ میں داخل نہ ہو سکے اور سیدھا اس رستے پر چلتا رہے جو خدا تک پہنچا دے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دیگر مذاہب کی عبادت کے محرکات میں محبت کی وہ آگ نہ تھی اور ان کی مشینوں کو چلانے والا ان کے پاس وہ ایندھن نہ تھا کہ وہ کہیں اڑ کر تیز اور دور تک لے جا سکتا۔ اسی لئے دیگر ذرائع کو استعمال کرنا ضروری سمجھا گیا۔ لیکن چونکہ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا نظر آتا تھا اور آپ کی عبادات حدیث الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم

تکمیل تمام ذاتہٗ برکات کے معیار کے مطابق احسان ذاتی تھیں۔ اس لئے آپ کی نمازیں آپ کا معراج بنتی رہیں۔ اور جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کان یناجی ربہٗ آپ نماز میں گویا خداتعالےٰ سے اسی طرح باتیں کرتے ہے جس طرح کہ ایک عاشق اپنے محبوب سے سرحرف بات کرتا ہے۔ ع

چہ خوش است باتو یک دل سرحرف باز کردن

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۷۲۳: میں محمد ادریس عیسےٰ ولد محمد عیسےٰ صاحب

قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن 2-A-6/3 ناظم آباد کراچی ۱۸ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ اپریل ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں۔ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس مبلغ ۳۷۱/- روپے ملتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی فقط ۲۴ اپریل ۱۹۶۰ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد محمد ادریس عیسےٰ بقلم خود

گواہ شد مسعود احمد خورشید سیکرٹری خدمت خلق جماعت احمدیہ کراچی۔ معرفت ایران ٹریڈرسٹرڈ کھوری گارڈن کراچی ۲

گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۷۴۴: میں سرور جہاں بیگم زوجہ ملک خالق داد

خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال۔ تاریخ بیعت مارچ ۱۹۶۰ء ساکن ۴۸-۱۰/۱۸ ناظم آباد کراچی ۱۸ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ اپریل ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے

(۱) میرا حق مہر مبلغ ۳۲/۶ روپے تھا جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔

(۲) میرا زیور طلائی وزنی ۷ تولہ قیمتی مبلغ آٹھ سو پچھتر روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر بھی میری جائیداد ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی فقط ۲۴/۴ /۶۰ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ۔ سرور جہاں بیگم بقلم خود

گواہ شد خالق داد خاں بقلم خود خاوند موصیہ وصیت ۱۵۷۴۴

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی

نمبر ۱۵۷۴۶: میں لال خاتون زوجہ محمد نواز

صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت جنوری ۱۹۵۱ء ساکن انور آباد ڈاکخانہ تراڑہ ضلع لاڑکانہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ مارچ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرا مہر دو صد روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس نہ زیور ہے اور نہ کوئی جائیداد اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد میری وفات پر ثابت ہو تو اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ بقلم خود لال خاتون۔

گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ

گواہ شد۔ محمد نواز خاوند موصیہ ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول انور آباد تحصیل تراڑہ ضلع لاڑکانہ

نمبر ۱۵۷۲۷: میں شیخ عبدالواحد ولد شیخ عبدالقادر

صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹/۴/۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں ملازمت کرتا ہوں۔ اور میری ماہوار تنخواہ ۱۶۰/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ فقط ۲۹ اپریل ۱۹۶۰ء

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد عبدالواحد بقلم خود

گواہ شد خالد ہدایت جنرل سیکرٹری حلقہ دہلی گیٹ لاہور

وصیت ۲۵ ؍ ۳۰

گواہ شد ماسٹر محمد ابراہیم صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور

اعانت الفضل

محترمہ اہلیہ صاحبہ حکیم مرزا عبدالرحمن صاحب کنڈ کوٹ نے ایک ماہ بیماری کے بعد شفایابی کی خوشی میں پانچ روپے بطور اعانت الفضل بھجوائے ہیں۔

جزاہم اللہ احسن الجزاء

درخواست دعا

میں نے اور میری ہمشیرہ نے میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ ہمارے لئے اچھے نمبروں میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

(انیسہ رام نگر۔ لاہور)

"قومی مفاد کا تقاضا ہوا تو میں انتخابات میں خود بھی حصہ لونگا"

پریس کانفرنس میں جنرل گرسل کا اعلان

انقرہ ۸ر جون۔ ترکیہ کے نئے صدر اور وزیر اعظم جنرل گرسل نے ایک پریس کانفرنس میں کہا اگر قومی مفادات کا تقاضا یہی ہوا۔ تو میں اگلے عام انتخابات میں کسی سیاسی پارٹی کی قیادت خود سنبھال کر انتخابات میں حصہ لوں گا تاکہ قوم کے سامنے یہ وضاحت کی جا سکے کہ ملک میں انقلاب کیوں لایا گیا۔ اور اگر انقلاب برپا نہ کیا جاتا تو اس صورت میں ترکیہ کو کیا نقصان برداشت کرنا پڑتا۔

جنرل گرسل نے کہا فی الحال میری سرکاری پوزیشن اور قوم کی طرف سے سونپے گئے فرائض مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ میں سیاسیات میں عملاً حصہ لوں بہر حال اگر میں انقلاب کی وضاحت کرنے پر مجبور ہو گیا تو میں ایسا قدم اٹھانے سے گریز نہیں کروں گا۔ جنرل گرسل کل شہری آزادی بحال ہونے کی تقریب میں تقریر کر رہے تھے یہ تقریب اتاترک کے مقبرہ پر منائی گئی اس موقع پر اتاترک کے مقبرے پر پھول چڑھائے گئے۔

انقرہ میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ عدنان مندریز اور حکومت کے جن بڑے بڑے افسروں کو گرفتار کیا گیا ہے انہیں بحیرہ مارمورا کے ایک چھوٹے سے جزیرے میں رکھا گیا ہے جن میں پارلیمنٹ کی چار خواتین ارکان اور ڈیموکریٹک پارٹی کے دوسرے بہت سے ارکان بھی شامل ہیں۔

اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صرف انیس بڑے افسروں کو انقرہ میں رکھا گیا ہے جن میں جلال بایار، عدنان مندریز سابق صدر پارلیمنٹ، سابق گورنر انقرہ اور پارلیمنٹ کے چند ارکان شامل ہیں۔

صدر ناصر اور وزیر اعظم یونان کی ملاقات

ایتھنز ۸ر جون کل یہاں متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر اور وزیر اعظم یونان مسٹر کرامانلس کے درمیان ملاقات ہوئی جو ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی ملاقات کے وقت دونوں ملکوں کے وزرا خارجہ بھی موجود تھے۔ کل جب صدر ناصر یونان کے پانچ روزہ دورے پر ایتھنز پہنچے تو یونان کے شاہ پال ملکہ فریڈریکا شاہی خاندان کے دوسرے افراد اور وزیر اعظم کرامانلس نے ان کا استقبال کیا۔ صدر ناصر یونان سے یوگوسلاویہ جائیں گے۔

روس انڈونیشیا کو قرض دے گا

جکارتا ۸ر جون روس اور انڈونیشیا نے ایک معاہدہ پر دستخط کر دیئے ہیں جس کے تحت روس انڈونیشیا کو مختلف قسم کے کارخانے کھولنے کیلئے دس کروڑ ڈالر قرض دے گا۔

احمدیہ مشنوں میں عید الاضحی کی تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

سوئٹزرلینڈ کے متعدد شہروں سے نومسلم احمدی احباب نے زیورچ پہنچ کر تقریب میں شرکت کی علاوہ ازیں متعدد اسلامی ملکوں کے مسلم احباب بھی خاصی تعداد میں شریک ہوئے۔ احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ کے مبلغ انچارج مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے نماز عید پڑھانے کے بعد قربانی کی اہمیت پر خطبہ دیا اور اس امر پر روشنی ڈالی کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے دین کی راہ میں تکلیفیں اٹھانے اور قربانیاں کرنے سے ہی دنیا میں اسلام کو سربلندی نصیب ہو گی۔ اس موقع پر ایک شخص نے اپنے قبولِ اسلام کا اعلان کیا۔ فالحمد للّٰہ علی ذالک۔

شیخ عبداللہ زندہ باد کے نعرے

نئی دہلی ۸ر جون بھارتی خبر ایجنسیوں کی اطلاع کے مطابق کل سرینگر کے قریب واقع ایک گاؤں میں بخشی حکومت کے نائب وزیر مسٹر عبدالغنی تقریر کر رہے تھے۔ جب انہوں نے بخشی حکومت کے لئے تعریفی کلمات استعمال کئے تو حاضرین نے شیخ عبداللہ زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ اس پر بخشی حکومت کا نام نہاد امن بریگیڈ موقع پر پہنچ گیا اور اس نے اجلاس منتشر کر دیا۔

تبتیوں سے لڑائی میں تین ہزار چینی سپاہی ہلاک و مجروح

پنچن لامہ کو گرفتار کر کے چین بھیج دیا گیا

نئی دہلی ۸ر جون گنگٹوک پہنچنے والی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ چند دن پیشتر مغربی تبت میں پندرہ ہزار تبتیوں سے چینی فوج کی لڑائی ہوئی تھی اس میں تین ہزار چینی ہلاک یا مجروح ہوئے تھے اس جنگ میں ہلاک اور مجروح ہونے والے تبتیوں کی تعداد بھی ہزاروں سے کم نہ تھی۔ فریقین کے مجروحین اس وقت مختلف ہسپتالوں میں پڑے ہیں۔

اس لڑائی کے بعد چینی فوج کی بڑی تعداد نیپال کی سرحد پر پہنچا دی گئی ہے۔ اس اثناء میں کلکتہ سے شائع ہونے والے اخبار "ہندوستان سٹینڈرڈ" نے غیر مصدقہ اطلاعات کے حوالے سے یہ خبر شائع کی ہے کہ پنچن لامہ (جو دلائی لامہ کے بھارت پہنچ جانے کی وجہ سے حکومت تبت کے سربراہ قرار پائے تھے) چینی افسروں کی آنکھ بچا کر لاسہ سے بھاگ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اب وہ سرحد بھارت کی جانب بڑھ رہے ہیں اور کئی بڑے بڑے لامہ اور ان کے دلی دوست ان کے ہمراہ ہیں۔ دوسری طرف سفارت چین متعینہ دہلی نے اس اطلاع کو غلط قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ پنچن لامہ سرحد بھارت کی جانب نہیں آ رہے۔ آج اس سلسلے میں جب دہلی کے بھارتی افسروں سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بھارت کی جانب پنچن لامہ کی روانگی کی اطلاع سے لاعلمی کا اظہار کیا۔ بھارتی افسروں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ کچھ عرصہ پیشتر پنچن لامہ اور چینی افسروں میں سخت اختلافات پیدا ہو گئے تھے لیکن بھارتی افسروں کو کسی مصدقہ ذریعہ سے یہ اطلاع نہیں ملی کہ پنچن لامہ بھاگ کر بھارتی سرحد کی جانب بڑھ رہے ہیں۔

ہندوستان سٹینڈرڈ کی اطلاع کے مطابق پنچن لامہ کے بھاگ جانے کی وجہ سے چینی افسر بہت مضطرب ہیں اور وہ انہیں گرفتار کرنے کی کوشش میں ہیں۔ چنانچہ بھارتی سرحد پر متعین ساری پڑتالی چوکیوں کو شب و روز چوکس رہنے کی ہدایت کر دی گئی ہے۔

کلکتہ کے دوسرے اخبارات کی اطلاعات کے مطابق پنچن لامہ نے حال ہی میں لاسہ سے بھاگ کر بھارت پہنچنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے۔ چینیوں کو قبل از وقت ان کا ارادہ معلوم ہو گیا تھا چنانچہ انہیں گرفتار کر لیا گیا تھا حال ہی میں انہیں پیکنگ پہنچا دیا گیا ہے۔

درخواست دعا

مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بی اے بی ٹی سیکنڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے بھتیجے جبار احمد صاحب کو پچھلے دنوں لاری کے ایک حادثے میں شدید چوٹیں آئی ہیں بازو کی ہڈی کئی جگہ سے ٹوٹ گئی ہے آج کل وہ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے فضل سے جلد شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵